# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: شیعہ جب جنازہ قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں، تو راستے میں کچھ وقت کے لیے جنازہ ایک طرف زمین پر رکھ دیتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: ایسا کرنا بدعت ہے۔ خیر القرون کے مسلمانوں سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

**سوال**: کیا بدر کے کنوئیں میں پڑے مقتول مشرکین سنتے تھے؟

**جواب**: بدر میں قتل ہونے والے چوبیس مشرکوں کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ تین دن کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کے نام پکار پکار کر فرمایا:

''اے فلاں کے بیٹے فلاں اور اے فلاں کے بیٹے فلاں! کیا تمہیں اب اچھا لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر لیتے؟ ہم نے اپنے ساتھ کیے گئے اپنے رب کے وعدے کو سچا دیکھ لیا ہے۔ کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچ ہوتا دیکھ لیا؟''

یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ، لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟

''اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کیا باتیں کر رہے ہیں، جن میں کوئی روح ہی نہیں؟''

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا

ہوں، اس کو آپ ان کفار سے زیادہ نہیں سُن رہے۔''

(صحيح البخاري : 3976، صحيح مسلم : 2874)

❀ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یہی واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں والے کفار کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا: کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟ آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آپ کی طرح سن رہے ہیں، لیکن جواب نہیں دے سکتے۔''

(صحيح البخاري : 1370)

اس حدیث میں بھی کفار مکہ کے ایک خاص آواز سننے کا ذکر ہے۔

❀ صحیح بخاری (3980-3981) میں ہے:

إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ .

''وہ اس وقت میری بات کو سن رہے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کے مردے نہیں سنتے۔ صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا۔ اسی لیے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ مُردوں سے کیوں باتیں کر رہے ہیں، یہ تو سنتے نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ بدر کے کنویں میں پڑے کفار کے سننے کا واقعہ عدمِ سماعِ موتی کے اس قانونِ شریعت سے خاص کر دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مرنے کے بعد مردے سنتے ہیں، بلکہ فرمایا: اس وقت وہ میری بات سن رہے ہیں۔ اس میں استمرار کے ساتھ سننے کا کوئی ذکر نہیں، بلکہ استمرار کی نفی ہوگئی ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) علامہ مازری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

''علامہ (ابوعبد اللہ محمد بن علی) مازری رحمہ اللہ (536ھ) فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر کہا ہے کہ مُردے سنتے ہیں۔ اس کے بعد علامہ مازری رحمہ اللہ نے اس کا ردّ کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ یہ سننا ان کفار کے ساتھ خاص تھا۔''

(شرح صحیح مسلم: 387/2)

**سوال**: عورت کے پیٹ سے بچے کا کچھ حصہ باہر نکلا اور وہ مرگئی، تو کیا کیا جائے؟

**جواب**: ممکن ہو، تو بچے کو باہر نکال لیا جائے اور دونوں کو غسل وکفن دیا جائے، اگر بچے کو نکالنا ممکن نہ ہو، تو اسی حالت میں غسل وکفن دے دیا جائے۔

**سوال**: یہ بات مشہور ہے کہ عشرہ محرم میں مرنے والے سے دس محرم تک عذاب قبر ہٹا رہتا ہے، اس بات کی کیا حقیقت ہے؟

**جواب**: یہ جھوٹ ہے۔ کتاب وسنت میں اس پر کوئی دلیل نہیں۔

**سوال**: کیا جمعرات کے دن روحوں کا گھر میں آنا ثابت ہے؟

**جواب**: ثابت نہیں۔

**سوال**: کافر کا بچہ، جسے کسی مسلمان نے منہ بولا بیٹا بنا رکھا ہے، وہ رہتا بھی مسلمان کے پاس ہے، اگر وہ مر جائے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بہتر ہے کہ اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کیا جائے، کیونکہ وہ مسلمانوں کی پرورش میں ہے۔

**سوال**: کیا بیمار ہو کر فوت ہونے والا شہید ہے؟

**جواب**: ہر بیماری میں فوت ہونے والا شہید نہیں، بلکہ مخصوص عوارض اور امراض

ہیں، جن میں فوت ہونے والے کو شہادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔''

(موطّأ مالك :233/1، سنن أبي داوٗد :3111، سنن النسائي : 1846، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۵۰۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

**سوال:** کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الشہداء کہنا درست ہے؟

**جواب:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء ورسل سے افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید الشہداء کے بھی سردار ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیاء والمرسلین کہا جائے، نہ کہ سید الشہداء، کیونکہ سید الانبیاء والمرسلین زیادہ بڑا درجہ ہے، واللہ اعلم!

**سوال:** کیا ہر شہید کے احکام ایک جیسے ہیں؟

**جواب:** شہدا کے مختلف درجات ہیں اور ان کے دنیاوی احکام بھی مختلف ہیں۔

❀ شارح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

''جان لیجئے کہ شہدا کی تین اقسام ہیں: ① قتال کے کسی سبب سے کفار سے جنگ کے دوران قتل ہو جانے والا۔ شہدا کے لیے جو ثواب آخرت میں تیار ہے اور ان پر جو دنیوی احکام لاگو ہوتے ہیں، اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ ② ایک وہ شہید ہے، جس کا ثواب تو شہداء والا ہے، لیکن اس پر دنیوی احکام صادر نہیں ہوتے۔ اس قسم میں پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جانے والا، طاعون کی زد میں دم توڑ جانے والا، دب کر جاں بحق ہونے والا، اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو جانے والا اور دیگر، جن پر احادیث صحیحہ میں شہید کا لفظ بولا گیا، شامل ہیں۔ ان کو غسل دیا جائے گا، جنازہ بھی پڑھا جائے گا، لیکن آخرت میں ثواب شہید والا ہی ہے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ان کا ثواب پہلے کے برابر ہو۔ ③ جو مال غنیمت میں ڈنڈی مارے، اسی طرح کفار سے لڑائی میں مارے جانے والے وہ مجاہدین، جنہیں شہید کہنے کی نفی میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اس قسم کے لوگوں پر دنیا میں شہدا والے احکام جاری ہوں گے، یعنی انہیں غسل دیا جائے گا، نہ جنازہ پڑھا جائے گا اور آخرت میں کامل اجر سے محروم ہوں گے۔''

(شرح مسلم: 163/2)

**سوال**: شہادت حکمیہ کیا ہے؟

**جواب**: شہادت مالک کریم کی طرف سے اپنے خاص بندوں کی تکریم ہے، اسلام میں منصبِ شہادت ان پاکیزہ ارواح کے لئے روا رکھا گیا ہے، جو لیلیٰ اسلام کے لئے حد جاں سے گزر جاتی ہیں، شہید اسے کہا جاتا ہے جو اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا مقتول ہو جائے، قرآن و سنت میں شہید کے نام سے جاری کردہ تمام تکریمات و اعزازات اسی خوش

بخت کا نصیبہ ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے لوگوں کو بھی اسلام میں شہید کہا گیا ہے، یہ حکماً شہید ہیں حقیقی نہیں، انہیں صرف شہید کا نام دیا گیا ہے، شہید فی سبیل اللہ کے تمام اجر میں شریک و سہیم نہیں بنایا گیا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ کی نظر میں شہید کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہی ہے، جو مقتل میں جان لٹا دے۔ فرمایا: یوں تو میری امت میں شہید برائے نام ہوں گے! صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور کون ہے؟ فرمایا: مقتل میں کٹ جانے والا شہید ہے، دوران جہاد فوت ہو جانے والا شہید ہے۔ مرضِ طاعون میں جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے ہلاک ہو جانے والا شہید ہے۔ نیز ڈوب کر فوت ہو جانے والا بھی شہید ہے۔''

(صحیح مسلم : 1915)

میدان مقتل میں شہید ہونے والا حقیقی شہید ہے اور اس کے علاوہ جس کو بھی شہید کہا گیا ہے، وہ حکمی شہید ہے۔

**سوال**: کیا پانی میں ڈوب کر مر جانے والا شہید ہے؟

**جواب**: پانی میں ڈوب کر مر جانے والا بھی حکمی شہید ہے۔ (مسلم: ۱۹۱۵)

**سوال**: کیا ہیضہ اور طاعون میں فوت ہونے والا شہید ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔ (مسلم: ۱۹۱۵)

**سوال**: کیا حکمی شہید کو غسل دیا جائے گا؟

**جواب**: حکمی شہید کو بھی غسل و کفن دیا جائے گا، کیونکہ یہ اعزازی شہید ہے۔

(سوال): ایک پاگل نے اپنی بیوی کے سر پر لوہے کی کوئی چیز ماری اور وہ مرگئی، کیا یہ شہیدہ ہے؟ اور کیا اسے غسل و کفن دیا جائے گا؟

(جواب): وہ شہیدہ نہیں ہے۔ اسے غسل و کفن دیا جائے گا۔

(سوال): روایت: ''اچانک موت شہادت ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ روایت سنن ابن ماجہ (۱۶۱۳) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو منذر ہذیل بن حکم منکر الحدیث ہے۔

اس کی دوسری سند میں ابراہیم بن بکر شیبانی وضاع ہے۔

(سوال): جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائے، کیا اسے غسل دیا جائے گا؟

(جواب): دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا حکمی شہید ہے اور حکمی شہید کو غسل و کفن دیا جائے گا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شہید پانچ قسم کے ہیں؛ ① طاعون سے فوت ہونے والا ② پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہونے والا ③ ڈوب کر فوت ہو جانے والا ④ دب کر فوت ہو جانے والا ⑤ اللہ کی راہ میں کٹ جانے والا۔''

(صحيح البخاري : 2829، صحيح مسلم : 1914)

(سوال): کیا کرونا وائرس سے مرنے والا شہید ہے؟

(جواب): کرونا وائرس کی صورت نمونیا والی ہے۔ اس لیے اس وائرس سے مرنے والا بھی شہید حکمی ہے، ان شاء اللہ۔

❁ سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے : میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔''

(موطّأ الإمام مالك :1/233-234، سنن النسائي : 1846، سنن أبي داوٗد :3111، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۵۰۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ سعادت اس کے لیے ہے، جو صحیح العقیدہ، متشرع اور صالح ہو، کیونکہ اعتبار عقیدے اور عمل کا ہے۔

**سوال**: اگر میت کے جسم پر زخم ہوں، اس کو غسل دینا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر زخم اس قدر گہرے ہیں کہ ان سے خون رس رہا ہو، تو میت کو بغیر غسل کفنا دینا چاہیے، کیونکہ غسل کا مقصد اس سے آلائشوں کو دور کرنا اور اس کے بدن کو میل کچیل سے پاک صاف کرنا ہے، وہ خون کی وجہ سے ناممکن ہے۔

**سوال**: چوروں نے قتل کر دیا، کیا شہید ہو گا یا نہیں؟

**جواب**: جو شخص جان اور مال کی حفاظت میں مارا گیا، وہ بھی حکمی شہید ہے۔

❁ سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مال کے دفاع میں دم توڑ دینے والا شہید ہے، اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے دوران قتل ہو جانے والا شہید ہے، اپنے دین کو بچاتے ہوئے جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے اور اپنی جان بچاتے بچاتے اللہ کو پیارا ہو جانے والا بھی شہید ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : 4772، سنن النسائي : 4095، سنن الترمذي : 1421، سنن ابن ماجه : 2580، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

''مال کے دفاع میں جاں بحق ہونے والا شہید ہے۔''

(صحيح البخاري : 2480، صحيح مسلم : 141)

**سوال**: کیا کچھ لوگوں سے منکر نکیر سوالات نہیں کریں گے؟

**جواب**: ہر مرنے والے انسان سے منکر ونکیر سوالات کریں گے۔ کسی سے سوالات نہ کرنے کے بارے میں کوئی دلیل معلوم نہیں۔

**سوال**: کیا شہید سے منکر ونکیر سوالات نہیں کریں گے؟

**جواب**: اس بارے میں کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی۔

**سوال**: کیا شہید کا جسم مٹی نہیں کھاتی؟

(جواب): یہ منصب صرف انبیائے کرام کا ہے۔شہید کے بارے میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی۔

(سوال): جو مسلمان کافروں کی شرارتیں روکنے میں مارے جائیں، کیا وہ شہید ہیں؟

(جواب): وہ بھی شہید ہیں۔

(سوال): کسی مذہبی کانفرس میں دھماکہ ہوا، کیا اس میں مرنے والے شہید ہیں؟

(جواب): یہ موت راہِ حق میں شہادت ہے، بشرطیکہ مرنے والا صحیح العقیدہ ہو۔

(سوال): اگر ہندو خفیہ طور پر مسلمانوں پر حملہ کردیں، تو مرنے والے مسلمان شہید ہوں گے یا نہیں؟

(جواب): مرنے والے مسلمان شہید ہوں گے، بشرطیکہ صحیح العقیدہ ہوں۔

(سوال): کیا اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں؟

(جواب): مرنے کے بعد ہر انسان کو زندگی ملتی ہے، جسے برزخی یا اُخروی حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس کا دنیاوی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔اس کی اپنی کیفیت ہے، جو دنیا کی زندگی سے یکسر جدا ہے۔

(سوال): کیا مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض و برکات باقی رہتی ہیں؟

(جواب): مرنے کے بعد انسان دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔اس کے تمام سلسلے منقطع ہو جاتے ہیں۔یہ کہنا کہ ان کے فیوض جاری رہتے ہیں، اولیائے کرام کی شان میں غلو ہے۔

❀ علامہ آلوسی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) کہتے ہیں:

''فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾(الحج:73)''اللہ کے علاوہ جنہیں بھی تم پکارتے ہو، وہ

ایک مکھی بھی پیدانہیں کر سکتے۔'' اس آیت کریمہ میں ان کی مذمت کی گئی ہے، جو اولیا کے بارے میں غلو کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر مصیبت میں اولیا سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان کے نام پر نذر و نیاز دیتے ہیں۔ بعض ''دانشور'' تو کہتے ہیں کہ اولیا کرام اللہ کی طرف وسیلہ ہیں، نذر و نیاز ہم اللہ کے لیے دیتے ہیں، البتہ اس کا ثواب اس ولی کو پہنچاتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کا پہلا دعویٰ بت پرستوں جیسا ہے، جو کہتے تھے کہ ہم بتوں کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ رہا دوسرا دعویٰ تو اس میں کوئی حرج نہ ہوتا اگر وہ بزرگوں سے اپنے مریضوں کے لیے شفاء اور غائب ہونے والوں کی واپسی وغیرہ کا مطالبہ نہ کرتے [حالانکہ شرعاً یہ بھی ناجائز ہے، از ناقل] ان کی حالت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بزرگوں سے مانگنے کے لیے ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ اگر ان سے کہا جائے کہ اللہ کے نام کی نذر و نیاز دو اور اس کا ثواب (اولیا) کی بجائے اپنے والدین کو پہنچاؤ، کیونکہ تمہارے والدین ان اولیا سے بڑھ کر ثواب کے محتاج ہیں، تو ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، [اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا مقصد بزرگوں سے مانگنا ہی ہوتا ہے] میں نے بہت سے مشرکین کو دیکھا جو اولیا کی قبروں کے پتھروں پر سجدہ کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض مشرکین تو سب اولیا کے لیے ان کی قبروں میں تصرف (قدرت) بھی ثابت کرتے ہیں، البتہ مراتب کے اعتبار سے یہ تصرف مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ ان مشرکین کے 'اہل علم' قبروں میں اولیاء کے لیے چار یا پانچ قسم کا تصرف ثابت کرتے ہیں، لیکن

جب ان سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے،تو کہتے ہیں کہ یہ چیز کشف سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کرے، یہ کتنے جاہل اور جھوٹے ہیں! بعض یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اولیا اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں، جبکہ ان کے ''اہل علم'' کا کہنا ہے کہ اولیا کی صرف روحیں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ ان کے بقول بسا اوقات اولیا کی روحیں شیر، ہرن وغیرہ کی شکل بھی اختیار کر لیتی ہیں۔ یہ تمام باتیں جھوٹ ہیں، کتاب وسنت اور اسلاف امت کے کلام میں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ انہوں نے (سادہ لوح) لوگوں کا دین بھی برباد کر دیا ہے۔ ایسے لوگ یہود ونصاریٰ، دیگر ادیانِ باطلہ کے پیروکاروں اور بے دین لوگوں کے سامنے مذاق بن گئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے (دین و دنیا کی) عافیت اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔''

(روح المَعاني: 2/212-213)

**سوال**: یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! فلاں مردے کو زندہ کر دے، کیسا ہے؟

**جواب**: دوبارہ زندہ ہونے کی دعا کرنا درست نہیں۔

**سوال**: قرآن کریم میں زکوٰۃ کا لفظ کتنی مرتبہ آیا ہے؟

**جواب**: قرآن کریم میں زکوٰۃ کا لفظ بتیس (۳۲) مرتبہ آیا ہے۔

**سوال**: کیا نابالغ کے مال پر زکوٰۃ ہے؟

**جواب**: نابالغ بچے کے مال پر بھی زکوٰۃ ہے، البتہ اس کی ادائیگی کی ذمہ داری اس کے سرپرست پر ہے۔

**سوال**: کیا زکوٰۃ ہر سال ہے یا زندگی میں ایک مرتبہ؟

**جواب**: جب بھی صاحب نصاب ہوگا، تو زکوٰۃ واجب ہوگی، خواہ ہر سال صاحب نصاب ہو، خواہ کبھی کبھار۔

**سوال**: دختر کو کسی دوست نے مال دیا، کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

**جواب**: اگر نصاب کو پہنچ جائے، تو سال گزرنے پر اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

**سوال**: مال کی ہر جنس کی زکوٰۃ الگ الگ وقتوں میں ادا کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جس جنس پر سال گزر جائے، اس کی ادائیگی کر دی جائے۔ ایک ہی وقت میں ادا کرنا ضروری نہیں۔

**سوال**: جس کے پاس پانچ ہزار روپے ہیں، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

**جواب**: زکوٰۃ ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت پر ہے۔ پانچ ہزار پر نہیں۔

**سوال**: کیا زکوٰۃ کی ادائیگی پرائس چیک کی صورت میں کی جاسکتی ہے؟

**جواب**: کی جاسکتی ہے۔

**سوال**: کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

**جواب**: بغیر اجازت دے سکتی ہے۔

**سوال**: مال امین کے پاس ہے، سال گزر گیا، کیا زکوٰۃ امین ادا کرے گا یا مالک مال؟

**جواب**: زکوٰۃ مال کے مالک کے ذمہ ہے، امین پر نہیں۔

**سوال**: حفاظت کی غرض سے کسی کو مال دیا، اس پر چار سال گزر گئے، کیا چاروں سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی؟

**جواب**: اگر مال نصاب کو پہنچتا ہے، تو چاروں سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

سوال: اگر مدرسہ یا مسجد کے چندہ پر سال گزر جائے ،تو کیا زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: مدرسہ یا مسجد کے چندہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: کیا حرام مال پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: حرام مال پر زکوٰۃ واجب ہے، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے۔

سوال: زکوٰۃ کس جنس کی صورت میں دینی چاہیے؟

جواب: زکوٰۃ جنس اور روپے دونوں صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب ہوجاتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا قرض دار پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اگر قرض دار صاحب نصاب ہے، تو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

سوال: ایک شخص کے پاس چالیس تولے چاندی اور پانچ تولے سونا ہے، کیا وہ صاحب نصاب ہے؟

جواب: نصاب میں ہر جنس کا الگ حساب ہوگا، ایک جنس کو دوسری کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ جب تک چاندی ساڑھے باون تولے نہ ہو، تو صاحب نصاب نہیں، اسی طرح سونا ساڑھے سات تولے ہو، تو صاحب نصاب ہوگا۔

سوال: کیا قرض کی زکوٰۃ وصولی کے بعد دی جائے گی؟

جواب: اگر وصولی سے پہلے دی جاسکتی ہے، تو پہلے دے دی جائے، ورنہ وصولی کے بعد دے دے۔

(سوال): زکوٰۃ میں حیلہ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): کیا کرایہ کے مکان پر زکوٰۃ ہے؟

(جواب): کرایہ کے مکان پر زکوٰۃ نہیں، کرائے کی رقم اگر نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے، تو زکوٰۃ ہے۔

(سوال): کیا کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ ہے؟

(جواب): کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں۔

(سوال): کیا ماہِ رجب زکوٰۃ کا مہینہ ہے؟

(جواب): ماہِ رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ قرار دینا ثابت نہیں۔

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الزَّكَاةُ فَقَدِ اعْتَادَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبِلَادِ إِخْرَاجَ الزَّكَاةِ فِي شَهْرِ رَجَبَ، وَلَا أَصْلَ لِذٰلِكَ فِي السُّنَّةِ، وَلَا عُرِفَ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ السَّلَفِ.

''اِن شہروں میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ ماہِ رجب میں زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اس پر نہ سنت نبوی سے کوئی دلیل ہے اور نہ ہی یہ اسلاف امت میں کسی سے منقول ہے۔''

(لطائف المَعارف، ص 120)

(سوال): ایک شخص کے ذمہ حق مہر ہے، اس کا مالِ نصاب حق مہر کی رقم سے کم ہے، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

(جواب): اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ کا تعلق حق مہر سے نہیں۔

سوال: کسی بھی چیز کی قیمت خرید پر زکوٰۃ ہوگی یا موجودہ قیمت پر؟

جواب: موجود قیمت پر۔

سوال: اگر رقم کسی خاص ضرورت کے لیے مختص کی گئی ہو، تو کیا سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اگر وہ رقم نصاب کو پہنچ جائے، تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم فلاں شخص کو دے دیجئے، مگر اس نے کسی دوسرے شخص کو دے دی، کیا زکوٰۃ ادا ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہوگئی، مگر ایسا کرنا مناسب نہیں۔

سوال: زیور کا مالک والدہ کو بنا دیا، تو زکوٰۃ کون ادا کرے گا؟

جواب: والدہ۔

سوال: سال گزرنے کے دو تین ماہ بعد زکوٰۃ دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سال گزرنے کے بعد جتنا جلدی ہو سکے، زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ البتہ اگر تاخیر کے ساتھ ادا کرے، تو ادا ہو جائے گی۔

سوال: شرکت کی تجارت میں جو زکوٰۃ نکلی، تو اگر دوسرا فریق نہ نکالے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسرا فریق زکوٰۃ نہ نکالے، تو پہلے فریق کے حصہ میں جتنا مال آیا ہے، اس پر زکوٰۃ نکال دے۔

سوال: بیٹا اگر اپنا مال باپ کو دے دے، تو زکوٰۃ کس کے ذمہ ہوگی؟

جواب: باپ کے۔

سوال: جتنی زکوٰۃ واجب ہے، اس سے زیادہ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور باعث اجر ہے۔

سوال: جسے زکوٰۃ پر وکیل بنایا ہے، کیا وہ اس میں تصرف کرسکتا ہے؟

جواب: وہ تصرف نہیں کرسکتا۔

سوال: کیا زکوٰۃ کے لیے کوئی مہینہ متعین ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے لیے کوئی مہینہ، دن یا وقت متعین نہیں۔

سوال: کیا رات کو زکوٰۃ نکالی جاسکتی ہے؟

جواب: نکالی جاسکتی ہے۔

سوال: جو غلہ گھر کھانے کے لیے خریدا، سال گزرنے کے بعد جو باقی بچا، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال: زکوٰۃ میں مہینے کا اعتبار ہوگا یا تاریخ کا؟

جواب: زکوٰۃ میں تاریخ کا اعتبار ہوگا۔ جس دن قمری تاریخ کے مطابق سال مکمل ہو گیا، اس دن زکوٰۃ واجب ہوگئی۔

سوال: نابالغ کا مال اگر شراکت داری میں ہے، تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: نابالغ کے مال کا جو حصہ بطور امانت والدین کے پاس ہو، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

سوال: کیا عطر پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: عطر پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر تجارت کے لیے ہے، تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: اگر زکوٰۃ کی رقم چوری ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، دوبارہ زکوٰۃ ادا کی جائے، کیونکہ وہ ضامن ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ میں گھر کا غلہ دیا جا سکتا ہے؟

جواب: دیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا لائبریری کی قیمت پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: لائبریری کی کتابوں کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر کتابیں تجارت کے لیے ہوں، تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: اگر زکوٰۃ کی رقم بذریعہ ڈاک بھیجی گئی، موصول نہ ہوئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھیجنے پر زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

سوال: اگر کسی شخص کو زکوٰۃ کی رقم اس کے سوال کیے بغیر دے دی جائیں، تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: مستحق ہے، تو ادا ہو گئی۔

سوال: جس قرض کے وصول ہونے کی اُمید نہ تھی، مگر دس سال بعد وصول ہو گیا، کیا گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ دینا ہو گی؟

جواب: جی ہاں، تمام سالوں کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر نکالنا ضروری ہے۔

سوال: اگر بیٹا باپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے، تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ حیلہ کرے کہ کسی مستحق فقیر کو زکوٰۃ دے کر یہ کہے کہ آپ

میرے بیٹے کواللہ کے لیے یہ رقم دے دیں،تو کیااس سے زکوٰۃ اداہوجائے گی؟

جواب: زکوٰۃ میں حیلہ ناجائز ہے،اس سے زکوٰۃ ادانہ ہوگی۔

سوال: اگرزکوٰۃ کی رقم نکال کرالگ کرلی، پھراس میں سے تھوڑی تھوڑی رقم مستحق افرادکودیتا رہے،تو کیاایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جومکان سال میں چھ ماہ کرایہ پر چلے، کیااس پرزکوٰۃ ہے؟

جواب: اس پرزکوٰۃ نہیں۔

سوال: جھوٹی دلالی سے جو مال جمع کیا، کیااس پرزکوٰۃ ہے؟

جواب: اس حرام مال پربھی زکوٰۃ ہے۔

سوال: کیازکوٰۃ کی رقم مہتمم کے سپردکردینے سے اداہوگئی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: جائزوناجائزمال خلط ملط ہے،اس کی زکوٰۃ کیسے نکالی جائے؟

جواب: کل مال کی زکوٰۃ نکال لی جائے۔

سوال: جس کوزکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کوکہا،اس نے خوداستعمال کرلی، کیازکوٰۃ کی ادائیگی ہوگئی؟

جواب: ادائیگی ہوگئی۔

سوال: کیارمضان کےعلاوہ کسی مہینے میں زکوۃ نکال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگرگھر کےافرادپرزکوٰۃ کی نیت سےخرچ کردیا،تو کیازکوٰۃ اداہوگئی؟

(جواب): جن افراد کی کفالت اس کے ذمہ ہے۔ان کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(سوال): زکوٰۃ کی رقم اپنی ضرورت میں خرچ کر لی، بعد میں زکوۃ کی رقم ادا کر دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا کرنا مناسب نہیں، البتہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(سوال): زکوٰۃ کی رقم کسی کو قرض کے طور پر دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا زراعت کے جانوروں پر زکوٰۃ ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): کیا گدھوں پر زکوٰۃ ہے؟

(جواب): گدھوں پر زکوٰۃ نہیں، البتہ اگر تجارت کے لیے پالے ہیں، تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہے۔

(سوال): بکریوں کی زکوٰۃ میں کیا بکری کے بچے تعداد میں شامل ہوں گے؟

(جواب): بکریوں کے بچے بھی گنتی میں شمار ہوں گے۔

(سوال): کیا بکری اور بھیڑ ایک ہی جنس شمار ہوں گی؟

(جواب): ایک ہی جنس شمار ہوگی۔

(سوال): کیا گائے اور بھینس ایک ہی جنس شمار ہوں گی؟

(جواب): جی ہاں۔